روزہ کے آداب وسنن

روزے کی نیت کرنا،یعنی عزم وارادہ رکھنا۔
روزے کو اللہ کے لیے خالص کرنا۔
روزے میں سنن نبوی ﷺ کو برتنا۔
سحری کا اہتمام کرنا۔
سحری کے مستحب وقت کی رعایت کرنا۔
سحری میں اسراف نہ کرنا۔
افطار کے وقت دعا کرنا۔
افطار میں تاخیر نہ کرنا۔
افطار کھجور اور پانی سے کرنا۔
زبان اور اعضاوجوارح کو محرمات سے بچانا۔
روزے داروں کو افطار کرانا۔

شاکرعادل عباس تیمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رب ذوالجلال ہی کے لیے ہر قسم کی مدح وثنااور کبریائی ہے،اور جملہ قسم کی چھوٹی بڑی عبادتوں کا تن تنہا وہی مستحق اور سزاوار ہے،اور کائنات کا ذرہ ذرہ اسی خالق ارض وسماوات کی تسبیح وتقدیس میں رطب اللسان ہے۔ سلامتی اور رحمت ہو نبی محترم محمد رسول اللہ ﷺ پر اور آپ کے آل واصحاب پر۔

اسلام دنیا کا واحد ایسا مذہب ہے جس نے اپنے ماننے والوں کی ہر شعبہ حیات میں مکمل رہنمائی فرمائی ہے۔ خواہ وہ عبادت کا باب ہو یا معاملات کا، یا شب وروز کے معمولی امور، ہر مجال میں کافی وشافی توضیح وتفسیر ملے گی۔ چناں چہ نماز کی بابت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جیسا کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي"۔[1] اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح تم لوگوں نے مجھے ادا کرتے دیکھا۔ یہ رہنمائی کی بے نظیر مثال ہے۔ اس کے علاوہ دیگر احادیث میں نماز کی مکمل کیفیت کا ذکر پائیں گے۔

اسلام کا اس تفصیل اور وضاحت سے مطلوب یہ ہے کہ یہ عبادتیں یونہی بغیر کسی حدود وقیود اور کیفیت وہیئت کے ادا نہیں ہوتیں، بلکہ ماقبل عبادت سے لے کر اثنائے عبادت اور عبادت کے اختتام تک یہ شروط وارکان اور فرائض وسنن وآداب سے مربوط ہے، اور جس کی مکمل ادائیگی ہی عبادت کو صحیح طور پر مکمل کرنے کی دلیل بن سکتی ہے، اب اس کی قبولیت اللہ کے ہاتھ ہے دو شرطوں کے ساتھ:

1. اخلاص (عبادت کو اللہ کے لیے خالص کرنا، اور یہ ریا ونمود سے پاک ہو)۔
2. اتباع نبوی ﷺ (عبادت کو نبوی طریقے پر ادا کرنا، یعنی بدعت سے پاک ہو)۔

ہم آپ ابھی جس ماہ مبارک میں اپنی صبح وشام بسر کر رہے ہیں، یہ مہینہ پورے طور پر عبادتوں اور خیر وبھلائی کے مجموعے کا نام ہے۔ چناں چہ یہ مہینہ سنت تراویح کا ہے، کثرت سے قرآن کی تلاوت کا ہے، روزے دار کو افطار کرانے کا ہے، اعتکاف کا ہے، ذکر واذکار کا ہے، عمرے کا ہے، اللہ سے توبہ وانابت کا ہے۔ اور انہیں عبادتوں میں سے ایک ایسی خاص عبادت کا یہ مہینہ ہے، جو فرمان باری تعالی کے مطابق اسی کے لیے ہے اور اس کا بدلہ بھی وہی دے گا، اس عبادت کا فارسی یا اردو ترجمہ ہے (روزہ)۔

ذیل میں اس کے آداب وسنن ذکر کیے جاتے ہیں، جو روزہ کو صحیح طور پر برتنے میں معاون ہوں گے ان شاءاللہ۔

[1] صحیح بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم، حدیث نمبر: (۶۰۰۸)

نیت کرنا:

حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ''(سنن ابی داود، حدیث نمبر: ۲۴۵۴،امام البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے،إرواءالغلیل، حدیث نمبر: ۹۱۴) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی ہو،اس کا روزہ نہیں ہوگا۔''

روزے کی نیت کامفہوم: یعنی روزے کا عزم کرنااور اس کاارادہ رکھنا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہر وہ شخص جو یہ جانتاہے کہ آیندہ کل سے رمضان ہے،اور وہ روزے کاارادہ رکھتاہے، گویااس نے روزے کی نیت کرلی۔''(مجموع الفتاوی: ۲۱۵/۲۵)

اورنیت کے لیے زبان سے ادائیگی شرط نہیں، بلکہ یہ غیر مشروع اور بدعت ہے۔

سحری کااہتمام کرنا:

روزہ داروں کو چاہیے کہ وہ سحری کرنے میں رغبت سے کام لیں، چونکہ اس میں اہل کتاب کی مخالفت ہوتی ہے۔ پھر اپنی ذات کے لیے برکت اور سنت رسول کی مکمل پیروی ہے۔اس سلسلے میں ابوہریرہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً "۔[1] سحری کھاو، چونکہ سحری میں برکت ہے۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "السَّحورُ أَكْلُه بَرَكةٌ، فلا تَدَعوه، ولو أنْ يَجرَعَ أحَدُكم جُرْعةً من ماءٍ؛ فإنَّ اللهَ عزَّ وجلَّ وملائكتَه يُصلُّونَ على المتَسحِّرينَ"۔[2] سحری کھانا برکت کا باعث ہے،اسے نہ چھوڑو، اگر کوئی(سحری میں) صرف پانی کا گھونٹ پی لے، تواللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر سلامتی نازل فرماتاہے۔

[1] صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب بَرَكَةِ السَّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ، حدیث نمبر: (۱۹۲۳)،صحیح مسلم: (۱۰۹۵)

[2] مسند احمد، حدیث نمبر: (۱۱۰۸٦). امام البانی رحمہ اللہ نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۱٦۵۴) میں اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ"۔[1] ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان فرق کرنے والی چیز سحری کھانا ہے۔

سحری کے مستحب وقت کی رعایت کرنا:

انس رضی اللہ عنہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: "تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ.قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الأَذَانِ وَالسَّحُورِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً".[2] ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ سحری کھائی، پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔(راوی انسؓ کہتے ہیں) کہ میں نے پوچھا آذان اور سحری کے درمیان کتنی دیر کا وقفہ تھا؟(زید بن ثابت) نے فرمایا: جتنی دیر میں 50 آیات تلاوت کر لی جائیں۔

سحری میں اسراف نہ کرنا:

روزے کے اداب میں سے یہ بھی ہے کہ سحری میں اسراف سے کام نہ لے، یعنی خوب شکم سیر ہو کر نہ کھائے، بلکہ ایک خاص مقدار میں سحری لے (جس سے جسم میں قوت بھی رہے اور سستی بھی نہ آئے) اس لیے کہ سحری کے وقت اگر پیٹ بھر کھایا تو ظہر تک انسان بے کام کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ چوں کہ زیادہ کھانا سستی کو جنم دیتا ہے۔ (اور سستی بہت سے امور کی انجام دہی میں آڑے آتی ہے) چناں چہ ﷺ کے قول: "نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ"۔[3] میں اسی جانب اشارہ ہے کہ کھجور مومن کی کتنی اچھی سحری ہے۔

افطار کے وقت دعا کرنا:

روزے دار بھائیوں کو اس بات کی جانکاری ہونی چاہیے کہ افطار کا وقت دعا کی قبولیت کا ہوتا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: " ثلاثُ دَعواتٍ لا تُرَدُّ:دعوةُ الوالِدِ لِولدِهِ، ودعوةُ الصائِمِ ، ودعوةُ المسافِرِ"۔[4] تین قسم کے لوگوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں: والد کی دعا اپنے فرزند کے لیے، روزے دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔

---

[1] صحيح مسلم،كتاب الصيام،باب فَضْلِ السُّحُورِ وَتَأْكِيدِ اسْتِحْبَابِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ،حديث نمبر :(۱۰۹۶)

[2] صحيح بخاری،كتاب الصوم،باب قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلاَةِ الْفَجْرِ،حديث نمبر:(۱۸۲۱)،صحيح مسلم،حديث نمبر:(۱۹۱۴)

[3] سنن ابی داود،كتاب الصوم،باب مَنْ سَمَّى السَّحُورَ الْغَدَاءَ،حديث نمبر:(۲۳۴۵)، یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھیے: صحیح سنن ابوداود۔

[4] صحيح الجامع الصغيرللالبانی،حديث نمبر:(۳۰۳۲)

عبداللہ بن عمر بن العاص سے مروی ہے کہ ﷺ نے فرمایا:" بلاشبہ روزہ دار کی افطار کے وقت کی دعا رد نہیں کی جاتی"۔[1]

افطار میں تاخیر نہ کرنا:

جب اس بات کی تحقیق ہو جائے کہ سورج غروب ہو چکا ہے تو فوراافطار کر لینا چاہیے۔اس لیے کہ اس کے اندر بہت ساری خیر وبھلائیاں پوشیدہ ہیں۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لاَ يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ "-لوگ ہمیشہ خیر وبھلائی میں رہیں گے جب تک وہ افطار کرنے میں جلدی کریں"۔[2]

مالک بن عامر سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: میں اور مسروق عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے کہا: اے ام المومنین! آپ ﷺ کے اصحاب میں سے دو(۲) شخص ہے،ان میں کا ایک افطار کرنے اور نماز ادا کرنے میں تاخیر نہیں کرتا،اور دوسرا افطار بھی تاخیر سے کرتا ہے اور نماز میں بھی تاخیر کرتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: ان میں سے افطار اور نماز میں جلدی کون کرتا ہے؟(مالک بن عامر) کہتے ہیں :ہم نے کہا: عبداللہ بن مسعود، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:''آپ(ﷺ)ایسا ہی کیا کرتے تھے۔[3]

وقت افطار کے سلسلے میں امت کا ایک بڑا طبقہ غلط فہمی کا شکار ہے۔اور احتیاط کے نام پر غروب آفتاب کے بعد بھی افطار نہیں کرتا اور کم از کم تین سے چار منٹ کی تاخیر کرتا ہے۔جہاں تک احتیاط کی بات ہے تو احتیاط اس وقت برتا جاتا جب غروب آفتاب کے وقت کی تحدید وتعیین میں غلطی کا یقینی علم ہوتا ہے۔ورنہ شک کی بنیاد پر تو کسی مسئلہ کی اساس ہی نہیں رکھی جاسکتی۔

شریعت کے اندر غروب آفتاب کے بعد احتیاط کی کوئی حقیقت بھی ہے یا نہیں اس کو آپ ﷺ کی اس پیاری حدیث سے سمجھتے ہیں۔عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،وہ فرماتے ہیں: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَهْوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ "انْزِلْ، فَاجْدَحْ لَنَا ". قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَمْسَيْتَ. قَالَ " انْزِلْ، فَاجْدَحْ لَنَا ".قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا. قَالَ "

[1] ابن ماجہ اور حاکم، بوصیری اور احمد شاکر رحمہما اللہ نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

[2] صحیح بخاری،کتاب الصوم باب تعجیل الافطار،حدیث نمبر:(۱۹۵۷)،صحیح مسلم،حدیث نمبر:(۱۰۹۸)

[3] صحیح مسلم

انْزِلْ، فَاجْدَحْ لَنَا ".فَنَزَلَ، فَجَدَحَ، ثُمَّ قَالَ " إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ". وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ.[1]

ترجمہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں جارہے تھے، آپ ﷺ روزے سے تھے، جب سورج غروب ہوا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا کہ اتر کر ہمارے لیے ستو گھول۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ! تھوڑی دیر اور ٹھہریے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اتر کر ہمارے لیے ستو گھول۔ انہوں نے پھر یہی کہا کہ یا رسول اللہ ! ابھی تو دن باقی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اتر کر ستو ہمارے لیے گھول۔ چنانچہ انہوں نے اتر کر ستو گھولا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات کی تاریکی ادھر سے آگئی تو روزہ دار کو روزہ افطار کر لینا چاہیے۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

افطار کھجور اور پانی سے کرنا:

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نماز سے قبل چند رطب کھجوروں سے افطار کرتے، اگر رطب کھجوریں میسر نہ ہوتیں تو تمرہ سے افطار کرتے، اور اگر تمرہ کھجوریں نہ ہوتیں تو پانی سے افطار فرماتے۔[2]

فائدہ:

رطب: کھجور کا آخری مرحلے سے ماقبل کا مرحلہ (رطب) کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس مرحلہ میں کھجور کے اندر پانی کی موجودگی سے ایک قسم کی تراوٹ ہوتی ہے، جس بنیاد پر اسے رطب کہتے ہیں۔

تمر: یہ کھجور کا آخری مرحلہ ہے جب اس کے اندر خشکی آجاتی ہے اور یہ رطب سے تمر کھجور کی آخری شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

امام ابن القیمؒ فرماتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور سے افطار کرنے پر ابھارتے تھے، اور کھجور نہ ملنے کی صورت میں پانی سے، اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے تئیں کمال شفقت و خیر خواہی ہے۔ معدہ جبکہ خالی ہو

[1] كتابُ الصومِ، باب يُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ عَلَيْهِ بِالْمَاءِ وَغَيْرِهِ، حدیث نمبر: (۱۹۵٦)

[2] سنن ترمذی، اس حدیث کو امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

ایسی صورت میں طبیعت میٹھی چیز کو زیادہ قبول کرتی ہے،اس سے اعصاب کو قوت ملتی ہے اور قوت بصارت میں یک گونہ اضافہ ہوتا ہے۔پانی کا فائدہ یہ ہے کہ روزہ رکھنے کی وجہ کر جگر میں ایک قسم کا سوکھا پن آجاتا ہے۔چناں چہ جگر کا پانی سے تر ہونے کے بعد غذا لینے کا مکمل فائدہ ملتا ہے۔لہٰذا بھوکے پیاسے شخص کے لئے بہتر یہ ہے کہ کھانے سے پہلے تھوڑا پانی پی لے پھر کھائے"۔[1]

زبان اور اعضاو جوارح کو محرمات سے بچانا:

یہ بات اس لیے اہم ہے کہ بغیر اس کی رعایت کے روزہ کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔چنانچہ آداب صیام میں یہ بھی ہے کہ زبان کو جھوٹ،غیبت اور چغل خوری جیسے کلام سے بازرکھنا چاہئے۔اس میں کوئی بھلائی نہیں اور یہ ساری گفتگو عنداللہ مقبوح اور مبغوض بھی ہے۔اس طرح اپنے نفس اور بدن کو ہر قسم کی شہوانی اور حرام چیزوں سے بچانا،یہی روزے کا اصل مقصود اعظم ہے،جس سے تقوی حاصل ہوتا ہے،شیطان اور اس کے اعوان و مددگار سے حفاظت ہوتی ہے۔

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:" الصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَجْهَلْ، وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ. مَرَّتَيْنِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي، الصِّيَامُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا"۔[2]روزہ دوزخ سے بچنے کے لیے ایک ڈھال ہے اس لیے (روزہ دار) نہ فحش باتیں کرے اور نہ جہالت کی باتیں اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو اس کا جواب صرف یہ ہونا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں،(یہ الفاظ)دو مرتبہ(کہہ دے)اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے،(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بندہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت میرے لیے چھوڑ دیتا ہے،روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور(دوسری) نیکیوں کا ثواب بھی اصل نیکی کے دس گنا ہوتا ہے۔

متولی کہتے ہیں:

"روزے دار کے لیے ضروری ہے کہ اپنی آنکھ کا روزہ رکھے،جو حلال نہیں اس کی جانب نگاہ اٹھائے،اپنی کان کا روزہ رکھے،جو حلال نہیں اسے نہ سنے،اپنی زبان کا روزہ رکھے فحش گالی نہ بولے اور نہ ہی غیبت

[1] زادالمعاد

[2] متفق علیہ

کرے،اور یہ تمام باتیں جب عام حالتوں میں حرام ہیں تو رمضان المبارک میں اس کی حرمت اور بھی زیادہ سخت ہو جاتی ہے"۔

روزے داروں کو افطار کرانا:

یہ بھی روزہ کے آداب وسنن میں سے ہے کہ روزے داروں کو افطار کرایا جائے،اس سے مواخات و بھائی چارہ قائم ہوتا ہے۔اور اسلام اسی بات کا حکم دیتا ہے۔نبی کریم ﷺ افطار کرانے کی اہمیت وفضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: جس نے کسی شخص کو افطار کرایا اس کے لیے روزہ دار کے اجر کے برابر ثواب ہے،روزہ داروں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر۔سنن ابن ماجة،امام البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں اس حدیث کی تحسین فرمائی ہے اور صحیح کہا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل یہ تھا کہ آپ فقرا و مساکین اور ایتام کے ساتھ ہی افطار کرتے تھے۔یہ باتیں ایسی ہیں کہ جس پہ عمل کر کے ہی ہم روزے کا صحیح لطف اٹھا سکتے ہیں۔اللہ ہم سبھوں کو نیک عمل کی توفیق دے۔آمین!